نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ملے

نمبر ۲۳ - جلد ۴ | لودیانہ ۹ جون ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

ہر مشور کے گاویں ہم گن اور وہ بجا
سب بت مسے سو تقنزا او رب کا دھلا
سر شکر یا ہے پور جھک او رہی کتمان
وہ اسم اور اگم گن ساگر ایا د

وہ ہی پر ما تما اغنت اور اناو
سو جھوا و دیت ہو اور سب کا کار
سر بگیانی ہو کرا اور بنا ہی مہان
وہ سب کا ہی داتا اور تران کرنے ہار

نور افشاں

ہم ہفتہ گذشتہ میں بروئے تار برقی آمدہ قسطنطنیہ ضمیمہ مطبوعہ یکم جون میں لکھ چکے ہیں کہ سلطان روم کو مظلوم رعایائے روم نے تخت سے اُتار کر مراد افندی کو اُنکی جگہہ پر بٹھلا دیا ہی سو اب متواتر تار برقی آمدہ لنڈن و قسطنطنیہ و ویانا کے مفصل کیفیت یہہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم کی معزولی وہاں کے ارکین و مشیروں کی صلاح و مشورہ سے عمل میں آئی اور انہوں نے بجائے سلطان عبد العزیز والی روم مراد افندی جو ولیعہد سلطنت اور سلطان معزول کا بھتیجا ہی تخت پر بٹھلایا ہی — اور سلطان کو معہ اُن کے بیگمات کے حراست میں کرکے قلعہ میں بھیجدیا۔ بیگمات کی تعداد جو سلطان کے ہمراہ قید ہوئی ہیں ابھی معلوم نہیں ہوئی مگر ایک تار برقی سے معلوم ہوا کہ جب اُن کو قید کرکے دریا کے راستہ سے لے چلے تو ۵۴ کشتیاں بیگمات سے بھری تھیں۔ اس قید اور معزولی سے تمام ترکستان

ہیں شادیانے بج رہے ہیں اور خوشیاں ہو رہی ہیں خصوصاً مقام ہیرا میں تو بڑا بھاری جشن کیا گیا +

عیسائی سرداروں نے سلطان حال کے روبرو عذریں پیش کردیں اب اُن میں وہ گھبراہٹ نہیں ہے جو سلطان عبدالعزیز کے ظلم و ستم سے اُنکے دلوں میں ہو رہی تھی +

ابتک ہمکو یہہ معلوم نہیں ہوا کہ شہنشاہ روس و جرمن و آسٹریا وغیرہ نے انتظام روم کو پسند کیا ہے کہ نہیں یقین ہے کہ ہفتہ آیندہ تک یہہ بھی معلوم ہو جاویگا +

اگرچہ سلطنت روم کا مستقل رہنا امکان سے باہر نہ ہو تو اُمید ہے کہ سلطان حال کی دانائی و مستقل مزاجی سے سلطنت قایم رہیگی +

سلطنت روم و روس و اُنکے مشیر وغیرہ خواہ کیسی ہی مشورت کریں مگر خدا دنیا میں مسیح کی بادشاہت کے وعدہ کو پورا کرتا ہی یعنے کہ میں تجھے ساری زمین کو میراث میں دونگا +

— صاحب انڈین سلک وہنین بحوالہ صاحب انڈین مرر کے تحریر فرماتے ہیں کہ بنگالہ میں چند معزز ہندوں نے یہہ تجویز کی کہ جب تک لڑکی سن بلوغت کو نہ پہونچے اُسکی شادی نکی جاوے کیونکہ اسمیں بہت دقتیں عاید حال ہوئی ہیں +

کیونکہ جب بے تمیزی میں شادی ہوتی ہے تو تعلیم ضروری بھی حاصل نہیں کرسکتی چنانچہ ایک درخواست جس پر سب کے دستخط ہیں اُنہوں نے لفٹنٹ گورنر بنگالہ کی خدمت میں عرضی گذرانی جسمیں خاصکر تین باتیں لکھی ہیں اوّل جنکی صغیر سنی میں شادی ہوتی ہے وہ تھوڑی عمر کو پہنچکر مرجاتی ہیں۔ دوئم جنکی عمر طبعی عمر ہوتی ہے اُن کی اولا قوت جسمانی و قوت مدرکہ میں نہایت ہی کمزور ہوتی ہے اور اسی سبب اہل ہند بجائے ترقی کے تنزل کی حالت میں پڑتے جاتے ہیں۔ سیوم جب تک اس دستور کا انسداد نہ ہو گا تو تعلیم مستورات میں ہرگز ترقی نہیں ہوگی +

بڑے شکر کی بات ہے کہ اہل ہند کے خیال اب اسطرف رجوع ہوئے ہیں اور ہم بھی یقین کرتے ہیں کہ جب تک شرفائے ہند ایسے دستور کے انسداد کیواسطے خود گورنمنٹ سے درخواست نکرینگے تب تک کچھ حاصل نہیں ہوگا +

— کلکتہ میں ہندوستانی کو انڈین لیگ کا جلسہ منعقد ہوا جس کے میر مجلس پادری کے ایم بنرجی صاحب تھے اس جلسہ میں مسٹر ہندو نے خطاب پر بطور مشکر کے بحث و مباحثہ ہوا سب نے اس خطاب سے اپنی خوشی ظاہر کی۔ اور رائے دی کہ اب اہل ہند کو طرح طرح کے فواید حاصل ہونگے یعنی ہندوستان کے فرزند و علما کے گروہ میں سے یہہ خطاب ہندوستان کو سبکدوش کردیگا +

— ہمکو کچھ طور سے معلوم ہوا ہے کہ جناب سر ولیم میور صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی ہندوستان کو سال حال میں چھوڑ دینگے یعنے جب پہاڑ سے اُترینگے سیدھے لندنکو تشریف لیجاوینگے اور وہاں ہوکر کونسل میں بہتر ہونگے +

ہمکو صاحب موصوف کے مفارقت کا نہایت افسوس ہے کیونکہ صاحب ممدوح چالیس برس تک ہندوستان میں رہے اور اپنی دینداری سے اس تاریک و تار ملک میں روشنی پھیلاتے رہے یعنے قسم قسم کی کتابیں مختلف لیکہ نے تالیف و تصنیف کریں حالانکہ یہہ صاحب ایسے علم دوست و دین دار تھے کہ اُنکو عالم و دیندار پہچانتے ہیں سوائے اُسکے تمام علما ممالک مغربی کے اُنسے خوش رہے +

ہم یقین کرتے ہیں کہ ولایت میں صاحب موصوف الصدر ایسے ہی کاموں میں مشغول رہینگے +

حضور شہزادہ ویلز کے انگلستان میں داخل ہونیکی اطلاع دیچکے ہیں اب وہانسے یہہ خبر آئی ہے کہ عالی جناب شہنشاہ ہند نے اُس خوشی میں دیوان شاہی بکنگہم پیلس میں ایک دربار منعقد فرمایا اور اس دربار میں اُن لوگوں کو خطاب نایٹ کا عطا کیا گیا جنکی ہمراہی میں حضور شہزادہ ویلز ہندوستان کو گئے تھے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار اور وزیر علی کا باہم مشورہ کرنا اور انبالہ کے سفر پر آمادہ ہونا

وزیر علی نے کہا آپ کا خوف بہت بیجا ہے اور طفل مزاجوں سے ایسا سرزد ہونا کچھ بڑی بات نہیں مگر اسکا تدارک بہت آسانی سے ہوسکتا ہے کیا اگر کہی وہ بن تو انکو لگ ہی چکی ہے اور امام شاہ نے بھی کوئی کم کسر نہیں دیکھایا جسکا اثر جلد اُن کے دلسے محو ہوسکے سو بہتر ہے کہ ہم انکو امام شاہ کے انتظار کی اور ترغیب دیں اور ابو منصور کو جو اُن کے بڑے رشتہ دار ہیں اُنکی مدد کے لئے چھوڑیں یقین ہے کہ وہ خود بخود راضی ہوجائینگے اور ہماری جانب سے اگر انکو کچھ شک ہے تو وہ بھی امام شاہ کی انتظار میں آپ ہی بیٹھے بیٹھے رفع کرلینگے مگر آپ لوگ کیطرح صبح کی تیاری سے غافل نہ رہیں یہہ تجویز ٹھہرا کے بختیار نیچے گیا اور منصور سے کہکر کھانا بلکوایا جب ملکر کھا رہے تھے تو وزیر علی نے اپنی صبح کی روانگی کی بات ایسے ڈھنگ سے شروع کی جو نصرت علی کو خواہ مخواہ منظور کرنی پڑے بلکہ اُسنے خوش ہوکر آپ ہی کہدیا کہ کیا مضایقہ ہے آپ کچھ روز انبالہ میں ٹھہریں اور ہمکو بھی پیچھے سے بہت جلد پہونچا جانیں۔ غرض کھانے سے فراغت پاکر حقہ پی پاکر اپنے اپنے بستر پر سو گئے اور صبح جبکہ اور لوگ ابھی سوتے ہی تھے یہہ لوگ اپنا اپنا کچھ سنبھال وہانسے چل پڑے دروازہ شہر کا آگے ہی سے کھلا تھا کسینے نہ پوچھا کہ کون ہو اور کدہر جاتے ہو راستہ میں وزیر علی نے اس ڈھنگ کی گفتگو شروع کی کہ جاتی غیر و نکو اپنا ہمدم اور ہمراز بنا لینا بڑی بات ہے خصوصاً جبکہ یہہ نتیجہ

خاطر خواہ چلتا نظر آوے ورنہ جہاں نصیحت اور غرض کی نااتفاقی ہو وہاں اپنے دل کا بھید کھولکے بتانا نری حماقت ہو بختیار بولا دریں چہ شک بعینہ یہی بات اسوقت میرے دل میں بھی سمائی ہوئی تھی سو گویا آپنے میرے دل کے خیال کو آگے ہی سے ظاہر کر دکھلایا میں سوچ رہا تھا کہ پنجاب کے عام لوگ تو سب اپنی اپنی جگہہ خوش و خرم نظر آتے ہیں اور شب و روز سکھوں کے ظلم کو انگریز کے انصاف سے مقابلہ کرکے فرنگیوں کی تعریف کرتے ہیں سو ظاہر ہو کہ وہ تبدیل سلطنت کے لیے کسطرح آمادہ نہیں اور نہ اسکے ہونیسے راضی ہوتے نظر آتے ہیں انکا بھڑکانا یا ترغیب دینا تو محض عبث ہو اور یہی باعث ہو کہ میں آگے بھی ہمیشہ آپکو اس بات سے روکتا رہا اور اب بھی کہتا ہوں کہ آپ اپنا دلی مدعا ایک بیک ہر ایک سے نہ کہہ دیا کریں بات جبتک اپنے منہہ میں ہو اپنی ہو اور جہاں ایک دفعہ نکل گئی پھر وہ پرائے بس میں ہو گئی زبان اگرچہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہو مگر حقیقت میں بڑے کام کی شے ہو زبان ہی آدمی کو آبرو بخشتی ہو اور یہی اسکو بے آبرو کر بٹھاتی ہو زبان سے جسکی تعریف کرو وہی تمہارا خیرخواہ اور دوست ہو زبان سے جسکو برا کہو گے وہی بدخواہ اور دشمن ہو زبان کی بگاڑ سے جمی ہوئی سلطنتوں میں فتور مچایا کرتے ہیں اور زبان کی درستی سے کھوئی ہوئی ریاستیں پھر ہاتھ آجاتی ہیں زبان سے اپنے دل کی محبت بیان کرو اور غیروں کا دل بھر آویگا زبان سے سختی اور درشتی ظاہر کرو اور دوست بھی جان کا خواہاں ہو گا یا پان کھلائیں یا پان کھائیں یا جوتیاں لاتاں کھائیں آگے ہم ابتک ریاستوں میں رہتے رہے ہیں اور وہاں کا معاملہ کچھہ اور تھا اب انبالہ میں جاتے ہیں جہاں انگریز کا راج ہو اور جہاں کی ہر ایک دیوار ایک سو کان رکھتی ہو سو بہتر ہو کہ آپ حتی المقدور اپنی زبان کو روکے رکھیں اور کبھی مطلق العنان ہونے دیں وہاں ایسے شخصوں کا ملنا بہت آسان ہو جو کسی نہ کسی سبب انگریزوں سے آزردہ خاطر ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اس عملداری میں بہت اشخاص غیر مستحق سمجھے جاکر اپنی اپنی جاگیروں سے علیحدہ کیئے گئے ہیں بہت ایسے ہیں جنکی پنشنیں ضبط ہوگئیں یا نوکری سے برطرف ہوئے اور اکثر ایسے بھی جنکو عدم لیاقتی یا بدخیالی کے سبب کہیں روزگار نہیں ملتا لشکروں میں ایسے ایسے شریفزادے بکثرت ملینگے جو اپنی سستی و بدعمالیوں کے سبب حکام کی نظر سے گرے ہوئے ہیں رسالوں میں مغل پٹھان اور راجپوتوں کے لڑکے ایسے ایسے بھرتی دیکھو گے جنہوں نے لاچار ہوکر نوکری تو اختیار کرلی مگر عدم لیاقت کے باعث کوئی عہدہ نہیں پایا سو ایسے لوگ اپنا الزام اکثر فرنگیوں پر ڈالا کرتے ہیں اور اگر میری بات مانیں تو آپ ان سے ہرگز کسی قسم کا ذکر نہ کریں جہاں تک ہوسکے اپنا آپ بچائیں اور محض اپنے خفیہ تجربہ سے اپنا کام نکالیں آپکے لئے ایسا ذکر کرنا بالکل اچھا نہیں ہوگا کہ ہم ابھی انکی طبیعتیں دریافت کرنے آئے ہیں کیونکہ اگر یہہ بات ذرا بھی ظاہر ہوگئی تو دیکھنا اور گردوں کے غول کے غول کسقدر آپکے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور پھر انکو اپنے سے ہٹانا بھی مشکل پڑ جائیگا اور اگر خدانخواستہ یہی بات ہوتے ہوتے حکام تک پہونچ گئی تو اور کچھہ نہیں انکو مشتبہ کی نظر سے تو ضرور دیکھینگے اور شہر و بازار میں آپکا چلنا پھرنا ایسا بند ہوجائیگا کہ آپکے دوست آشنا بھی آپکی شکل سے ملا کرینگے کیونکہ دور اندیش لوگوں کو کب گوارا ہوگا کہ خواہ مخواہ آپکے ساتھ اپنے آپکو بلا میں ڈالیں اور اگر خدانخواستہ ہوتے ہوتے یہی شبہ غالب ہو گیا تو پھر تمہیں کسطرح گرفتار ہونا تحقیقاتوں میں پھنسنا اور بیٹھے بٹھائے جانے کی فکر میں مبتلا ہوجانا آسان ہو اور بچ نکلنا محال انبالہ بہت سخت جگہہ بنی جاتی ہو اور لوگ وہاں کے ظاہر میں کچھہ اور باطن میں کچھہ اکثر دوستی کے لباس میں دشمنی کا کام کرجایا کرتے ہیں اور یہی عیار آدمی آپکا بھید معلوم کرکے آپکو گرفتار کروانے میں اپنی عزت ضرور سمجھینگے - غرض اسیطرح کی گفتگو کرتے کرتے ایک قصبہ میں پہونچ گئے جو انبالہ و پٹیالہ کے عین بیچوں بیچ ہو رات کی فکر و دھوپ کی شدت اور سفر کی ماندگی نے ان مسافروں کو وہاں بھی آرام کرنے پر مجبور کردیا پنڈت نے چولہا چوکا بنا کے روٹی پکائی اور انکو کھلا کر آپ بھی علیحدہ بھوجن کرنا شروع کردیا ۔ باقی آیندہ

دولت کا استعمال

دولت مثل اور خدا داد لیاقتوں کے ایک اعلی نعمت ہو جو انسان کی بہبودی دارین کا سب سے عمدہ وسیلہ سمجھی جاتی ہو مگر افسوس کہ ہمارے ملک کے اکثر اشخاص اسکو شامت اعمال یا بد استعمالیوں سے اپنے لئے ایک سخت مصیبت بنا لیتے ہیں - اس ملک میں اسکی استعمال کی اکثر دو صورتیں پائی جاتی ہیں اور دونوں نہایت معیوب ایک کنجوسی جسکا مطلب ہر طریق سے خواہ وہ طریق جائز ہو یا ناجائز روپیہ جمع کرنا اور اسکو دبا رکھنا ہو یہاں تک کہ گھر کی ضروری ضروریات کے لئے بھی اسکو ہاتھ لگنے نہ پاوے چہ جائے کہ اپنے خویش اپنے اقارب اپنے پڑوسی درماندے ہم قوم کے فرائض جو اسکے متعلق ہیں ادا کیئے جاویں - اس طریق کے لوگ اس محافظ یا پاسبان سے کچھہ بڑھکر رتبہ نہیں رکھتے جو انواع و اقسام کے کھانوں کی رکھوالی پر مقرر ہو مگر کھانا اسکے نصیب نہیں عورتیں اس ملک کی پیٹ سے بھوکی ننگی اور بدن کو میل کچیل سے چاہنا پسند کرینگی مگر جوڑ توڑ کرکے چاندی سونا جو جسقدر بن پڑے اپنے ناک کان ہاتھہ پاؤں وغیرہ پر ضرور لٹکا لینگی اور یہہ نہیں سمجھتیں کہ بدنی میل اور پرانے چیتھڑوں کا زیور سے کیا ملاپ اور ملکوں میں زیور ایک بنی آرایش ہو جو جسم کی حفاظت سے دوسرے درجہ پر سمجھا گیا ہو مگر یہاں پر جسم اور جان دونوں سے مقدم ہو - دوسرا فضول خرچی اور یہہ طریق بھی پہلے طریق سے کچھہ کم الزام کے قابل نہیں بلکہ جیسا وہ عدم استعمال دولت کے باعث معیوب تھا ویسا ہی یہہ حد سے بڑھکر خرچنے کے سبب بدنام - اعتدال سے بڑھکر یا یوں کہو کہ اپنے مقدار سے زیادہ کھانا پینا وغیرہ تو صریح نقصان ہو مگر

شدزوال وہ ہے جو اوباشیوں اور بیجا شادیوں کے اندھا دھند خرچوں میں یا کہ دوسرے پر سبقت حاصل کرنیکی غرض سے اپنے بڑا بنایا جاتا ہے یہہ جھوٹی بلکہ بیوقوفی کی شیخی صدہا معزز خاندانوں کو تباہ کر چکی اور کرتی جاتی ہے اور ہندوستان کے افلاس کا بھاری باعث بھی یہی ہے لوگ ایکدم کی واہ واہ یا جھوٹے نام کی خاطر اپنے سالہا سال کی کمائی برباد کر دیتے ہیں اور افلاس کی ہولناک دیکھو یا قرضخواہوں کے ڈراونے تقاضاؤں کی مطلق پروا نہیں کرتے جو کبھی سامنے آنے سے ٹلنے والے نہیں یہہ دونوں طریق برابر کے خراب ہیں اور ایک جیسے الزام کے قابل ایک بالکل نہ خرچنے سے اور دوسرا کوڑی تک بھی کفن کے لئے نہ رکھنے سے۔ دونوں خدا کی مرضی کے برخلاف ہیں اول اُسکے امر کو نہی ماننے سے اور دوسرا اُسکی نہی کو امر جاننے سے۔

مبارک وہ ہے جو اِس نعمت کو عقل اور روحانی اور جسمانی لیاقتوں کے خدا کی مرضی کے مطابق استعمال کرتا اور اُنکا کافی فرض اُٹھاتا ہے نوکر اپنے آقا کا روپیہ جو اُسکے پاس امانت ہے اپنے اختیار سے نہیں بلکہ آقا کی مرضی کے مطابق خرچتا ہے اور اگر اُسکے خلاف عمل کرے تو اپنے لئے سزا تازیانہ اور جیلخانہ موجود پاتا ہے ویسا ہی مبارک بندہ دولت کو خدا کی دی ہوئی نعمت سمجھکر اُسکی مرضی کے مطابق خرچنے میں کوشش کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ اگر اُس حقیقی مالک کی مرضی کے خلاف خرچ یا ناخرچ کرونگا تو آخر یوم الحساب میں اُسکی پاک نگاہ میں مجرم ٹھہرونگا اور ایسی سزا کا مستوجب بنونگا جسکا انجام ہی نہیں۔ مبارک وہ ہے جو اپنی دنیوی دولت سے گھر اُسکی ضروری ضروریات عمدہ طرز پر بہم پہنچاتا ہے حیثیت کے مطابق آپ اور اپنے بال بچہ کو کھلا کر خوش ہوتا ہے اپنے رہنے کے مکانات کو وسعت اور ترقی دیتا اور اُن کے باآرام بنانے اور صفا رکھنے میں کوشش کرتا ہے آرام کے اسباب اور مفید اشیا مہیا کرنے میں غافل نہیں رہتا اور جہاں تک ہو سکے قوائی صحت کے لوازمات کا خیال رکھتا ہے اگرچہ وہ شے کیسی ہی لوگوں کو جو کوچہ بکوچہ بیکار اور آوارہ پڑے پھرتے ہیں ایک کوڑی تک نہیں دیتا مگر بیمار اور بوڑھوں کی امداد سے کبھی باز نہیں رہتا جہاں کسی اصلی محتاج کو دیکھتا ہے اُس سے کبھی آنکھ نہیں چراتا بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہے دل کھولکر اُسکو مدد دیتا ہے۔ مبارک وہ ہے جو اپنی جسمانی خواہشوں کی طرح روحانی ضروریات کا بھی خیال رکھتا ہے علم کے مفید شغل سے اپنی طبیعت کو بہلاتا اور اپنے خاندان کو ہر وقت اُسمیں مصروف رکھتا ہے تمام فایدہ رسانی کی نیت سے اُسکولوں کی ترقی اور جاہلوں کے عالم بنانے میں کوشش کرتا ہے اپنی قوم کی بد رسمیات کے ہٹانے اور اُنکے دل میں نیک اور ترقی کے نیک خیالات پیدا کرنے میں سعی کرتا ہے۔ مبارک وہ ہے جو ان سب کاموں کے کرنے پر بھی اپنے آپ کو کسیطرح مغرور نہیں سمجھتا اور یہی جانتا ہے کہ یہہ سب میرے فرائض تھے سو لازمی فرض ادا کرنے میں کیا فخر ہے +

انجیل کی قدر و منزلت

اور اُسمیں نہ صرف انجیلوں کا تذکرہ ہی کیا بلکہ اُنکی خاص خاص وقوعات کا بیان تفصیل سے لکھی مثلاً مسیح کا کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونا مجوسیوں کا پورب سے اُسکے دیکھنے کو آنا ہیرودیس کا بیت لحم کے اطفال کو قتل کروانا مسیح کا یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ پانا پہاڑ پر سے وعظ سُنانا اور کرامات معجزے دکھلانا اور تمام وہ باتیں جو اُسکی مصلوبیت کے ساتھ متعلق ہیں وہ اپنی اِس کتاب میں انجیلوں کی سچائی اور معتبری کا پورا اقراری ہے اگر اِس میں اُسکو کسی قسم کا شبہ گذرتا یا کسی محل میں نقص نظر پڑا ہوتا تو اُسکے تذکرہ سے ہرگز نہ رکتا عوام کو دکھلاتا واضح ہو کہ یہہ کن رسولوں کے زمانے سے بہت نزدیک ہوا اور اُسکی اور اُنکی زبان میں چنداں فرق نہ تھا اور اُسکو موقعہ تحقیقات کا نہایت خوب ملا یہہ چاروں انجیلوں کا نام بنام

الغرض اگر مصدق ہو اُسکی شہادت سے یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی کہ انجیل دوسری صدی سے پہلے موجود تھی یہہ سلسلہ بیرونی دلائل کا انجیل کی سچائی اور معتبری کے حق میں وثوق اور لایق اعتبار ہے ہر ایک ایماندار اور محقق دین اور طالب یقین کو اُسمیں پوری تسلی ہے یہہ کسی صورت سے ٹوٹنے والا نہیں ہمیں پہلی اور دوسری اور تیسری صدی کے علما کی شہادت کامل ہے جو کہ مسیح اور رسولوں کے عہد تک انجیلوں کا وجود اور اُنکا خداوند یسوع مسیح کے حواریوں سے مرتب اور مرقوم ہونا یہہ ثابت کرتا ہے کہ (مرقس اور لوقا بھی حواری کہلائے) علاوہ بریں عیسوی دین کے جو بڑے دشمن ہوئے اور اُن میں جو کہ بڑی علمیت اور بڑی فضیلت رکھتے تھے تین صدی کے اندر یعنے جولین مرتد پورفوری اور سلسوس ان تینوں مشہور مخالف دین کی گواہی اِس امر میں نہایت وثوق اور راسخ ہے کہ اِس سے بڑھکر گواہی ہونی ممکن نہیں +

اب ہم انجیل کی سچائی اور قدامت کے اندرونی دلائل کے پیش کرنے کیطرف متوجہ ہوتے کیونکہ یہہ امر اہم المہمات اور مدارِ عیسوی صرف بیرونی دلائل پر اُسمیں اکتفا مناسب نہیں گو وہ دلائل قطعی اور کافی ہی ہوں اندرونی دلائل وہ ہیں جو اُسکے اندر سے حاصل ہوں اور کسی بیرونی شہادت سے جو کسی آدمی زاد کی کتاب سے گذرتی ہو تعلق نہ ہو یہہ دلائل ذاتی اِس قسم کے ہیں کہ صرف عالم لوگ جو کہ اُسکی مضامین اور زبان سے واقفیت رکھتے ہیں اُسکی ماہیت کو پہچانتے ہیں لیکن جبکہ اِس دلائل کو ایکدفعہ پہچان لیا اور نظر میں کیا تو یہہ ایسا ہی یقین کو پیدا کریگا جیسا کہ بیرونی دلائل بلکہ اُس سے زاید۔

اول انجیل کی زبان پر نظر کرنی چاہئے کہ یہہ سب یونانی زبان میں مرقوم ہوئیں عبرانی الفاظ سے معمور جسطرح مسلمانوں کی فارسی کتابیں لغات عربی سے لبریز وہ یونانی کسیقدر سیرانی الفاظ کے ساتھ ملی ہوئی ہے لیکن ایسی یونانی جو کہ مسیح کی ذات سے

سو برس پیچھے ویسی لکھنی ممکن نہ تھی یہہ ایک ایسی یونانی ہی جو صرف یہودی مصنف لکھ سکتے تھے دوسری صدی کے آغاز میں تصنیف ہوئی نسخے ابھی تک موجود ہیں انکی یونانی انجیلوں کی یونانی کے ساتھ بالکل میل نہیں کھاتی اور مناسبت نہیں رکھتی اس بات سے صراحتاً ثابت ہوا کہ دوسری صدی کے پیشتر یہہ کتابیں مرتب ہوئیں

دوسرا ان کتابوں کی عبارت پر غور کرو کہ تینوں انجیل یعنے متی مرقس یوحنا کی عبارت بعینہ ایسی ہی جیسا ان پڑھ تربیت نایافتہ ماہی گیر یا دہقان آدمیوں کی قلم سے صادر ہو تیسری انجیل یعنے لوقا کی انجیل میں گرچہ عبرانی محاورہ جا بجا برتا گیا لیکن زیادہ حصہ اسکا خالص یونانی میں مرقوم ہوا جیسا ایک دانشمند حکیم یہودی لوقا جیسا مرقوم کرے۔

تیسرا اندرونی شہادت اناجیل کی قدامت کے انہیں کے ان بیانات اور اشارات سے پائی گئی جو اس ملک کے مکانات اور لوگوں کے پولیٹکل حالات اور دینی اور دنیوی رسومات وغیرہ سے متعلق ہیں ہر چہار انجیل اسی قسم کی اشارات اور بیانات سے لبریز و مالامال ہیں اور کبھی ان بیانوں میں کسی قسم کا نقص و تفاوت پایا نہیں گیا اور یہ کہ مسیح کی فوت کے ۷۰ برس بعد یہودیوں کا ملک برباد ہوا اور انکی ہیکل بالکل مسمار یہودی قوم تمام دنیا میں بکھر گئی اور انکی ریت رسم دینی اور دنیوی بالکل بدل گئی اگر کوئی آدمی ان واردات کے سو برس بعد کتاب مرتب کرتا تو ان حالات کے بیانات میں کچھ نہ کچھ تفاوت ضرور پایا جاتا لیکن انجیلوں میں کسیطرح کا تفاوت نہیں پایا گیا بلکہ ہر ایک جزویات اور ادنی معاملات میں پوری موافقت پائی گئی جو سیفس مورخ کی کتاب مسیح کے وقت کے حالات کے بیان میں ابھی تک موجود ہی اسکے بیانات اور اناجیل کے بیانات میں بالکل موافقت ہی فریسی اور صدوقیوں کی درمیانی ضد وکد اور سامری اور یہودیوں کی باہمی نفرت اور محصولیوں پر نظر حقارت اور ہیرود کے خاندان کے مختلف آدمیوں کا بیان اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کی وفات کا قصہ وغیرہ احوال سبکا سب انجیلوں میں اسیطرح پایا گیا جیسا کہ جوسیفس مورخ کی کتاب میں ہی +

اور ممکن نہیں کہ مسیح کے سو برس گذرنے بعد کوئی ویسی کتاب ارقام کرے کہ ان امورات سے کسی ایک میں بھی اختلاف و نقص نہ پایا جاوے کیونکہ یہودیوں کا ملک اس عرصہ میں زیر و زبر ہو گیا اور اختلافات سے بھر گیا تھا اگر اس ملک کے گذشتہ حالات پر نظر کرو تو اس بات کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہو دیکھو ۵۰ برس پہلے اس سے ملک پنجاب کا کیا احوال تھا اور ان دنوں کی ریت رسم پہراوا لباس تربیت تعلیم دینی اور اور دنیوی معاملات میں کسقدر تفاوت تھا کہ گویا وہ دفتر ہی الٹ پلٹ ہو گیا اور اب آیندہ پچاس برس گذرے پیچھے قیاس کرو کہ کتنا اختلاف پیدا ہوگا یہانتک کہ ممکن نہیں کہ کوئی ناخواندہ آدمی جیسے تین مصنف تینوں اناجیل کے تھے (جیسا کہ انکی تصانیف سے ظاہر ہی) کوئی قصہ سکھوں کی عملداری کا مرقوم کرے اور ان کی ریت و رسم کی اشارات میں کہیں غلطی نہ کھاوے اناجیل کے قصص وغیرہ پر نظر کرنے سے صاف دکھائی دیتا ہی کہ انکو مسیح کے ہمزمان آدمی نے جو یہودیوں کے ملک اور ریت رسم سے بخوبی واقف تھا لکھا ہی چوتھی شہادت انجیل کی سچائی اور قدامت کی خود اسکے قصے اور مضامین سے عیاں ہو رہی ہی انجیل کا مضمون خداوند یسوع مسیح ہی اور اسکی زندگی کا حال اسکا چال چلن اسکے معجزے اور کرامات اور اسکی تعلیم اور گفتگو دینی اور دنیوی مسئلہ پر بیان کرتی ہی کل قصہ مسیح کا ایسا عجیب و غریب ہی کہ اسکا نظیر دنیا میں کبھی کسی تواریخ میں نہیں ملتا وہ ایسا عجوبہ قصہ ہی کہ بے معاینہ اور بلا مشاہدہ کسی کے قیاس اور خیال میں نہیں آسکتا آدمی از خود ایسا قصہ اپنے خیال سے بنا سکتا ہی کہ جو انکی طبیعت کے ساتھ کچھ موافقت رکھتا ہو یا اسکا نظیر کہیں دیکھا سنا ہو لیکن مسیح کا قصہ جیسا کہ بیان ہوا انسان کے خیال سے باہر ہی اسکا چال چلن جیسا کہ انجیل میں مسطور ہو بے نقص و بلا عیب کہ آجکل کے لوگ بھی باوجود ۱۸۰۰ برس کی ترقی کے اسکو آزما کر کسی قسم کی خرابی نہ نکال سکیں گے مسیح کی زندگی کی حالت اور تعلیم اسکے ہمزمانوں سے پاکیزگی اور دانائی میں نہایت بڑھ کر تھی ممکن نہیں کہ کوئی مصنف دوسری صدی کا اسکو اپنے خیال سے بنا لاوے اور غالب بھی ہی کہ تمام قصص ایسے لوگوں سے بیان ہوئے جنہوں نے مسیح کو خود آنکھ سے دیکھا اور اسکی تعلیم سنی

یہہ اندرونی دلیل انجیل کی سچائی اور قدامت کی ویسی ہی کامل ہی جیسی کہ بیرونی دلیل جسکا صدر میں مذکور ہوا اور دونو ملکر ایک ایسا نتیجہ و دلائل کا نکالتا ہی کہ دنیا میں کسی اور پرانی کتاب کی نسبت نہیں مل سکتا اگر کوئی آدمی اسکو منظور نکرے تو اسپر فرض اور لازم ہی کہ کل پرانے نسخوں اور کتابوں کی نسبت تشکی رہے +

مبارکبادی سالگرہ و خطاب شہنشاہی حضور ملکہ معظمہ

از سردار نور محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جالندھر +

ای صاحبان عالیشان و امراء ذوی الاقتدار و سرداران ذی شان و معتبران و معززان و شریفان حاضرین این جلسہ مبارک۔ ہمکو بعد حمد خدا تعالی و دعا سلامتی اعلے حضرت شاہنشاہی خلد اللہ ملکہا۔ جناب عالی میجر گارڈن صاحب بہادر فرمان فرما ضلع لودیانہ کے انصاف و شرفا پروری واسپاس یاد آوری کا شکریہ و احسان تہ دل سے ادا کرنا چاہئے خصوصاً بدیگوئی کہ اس مبارک تقریب عید سالگرہ بندگان اقدس

سرکار اعلے حضرت قوی شوکت قدرت ہمایون شہنشاہی حضور ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ آمین - عزاز شمولیت و موقع اظہار عقیدت و وفاداری و رسم مبارک بادی عید سالگرہ - وسلم ہونا خطاب شہنشاہی اعلے حضرت حضور ممدوحہ یعنے امپرس انڈیا کا - عقیدت اندیشان کو ملا - کہ جو اہل ہند کیواسطے باعث بہادری فخر و اعزاز کا ہوا - بدین وجوہ کہ رعایا ہند خاص رعیت شہنشاہی مانی گئی - جیساکہ دیگر ممالک یورپ کو یہہ افتخار حاصل تھا بنسبت اُسکے بخوبی اطمینان سے موقع یقین و توقع کا ہے کہ یونا فیونا یہہ رعیت معزز ظل عاطفت و مرحمت خسروانی اپنے رحم دل اعلے حضرت اقدس شہنشاہی کے - پرتو اجلال سے اپنے و اپنے ملک کی بہبودی کو مشاہدہ کرینگے - او فارغ البالی و رتبہ فدویانہ سے کامیاب ہونگے یہہ بات اُس نتیجہ مبارک سے ظاہر ہے کہ حضرت مستطاب اجل اعظم شہنشاہ زادہ ذوالاولیعہد گردون مہد دولت علیہ انگلنڈ وہند بالقابہ خود بدولت - حسب الفرمان واجب الاذعان - اعلے حضرت شہنشاہی خلد اللہ ملکہا مملکت ہند میں نزول اجلال فرما کر حالات مملکت پر نظر کیمیا اثر سے توجہ مبذول فرمایا - اور داعیان - بندگان اعلے حضرت شہنشاہی کو ہر موقع و ہر گورنمنٹی میں باریاب فرمایا - جسکا اصلی مقصد بجز تجربہ ذاتی بنظر صواب دید آیندہ اور کچھ نہ تھا کہ آیندہ اُس مبارک تجربہ سے رعایا ہند کے ساتھ حسب موقع کما حقہ برتاو خسروانہ مرعی رکھا جاوے کہ جس بھاری اُمید ہم رعایا اعلیٰ حضرت کی بہتری کا ہے - سفر ہندی بران ہزار ہزار شکر و حمد کا مقام ہے کہ بعہ الخیر در عین مبارکی وسلامتی حضرت شہنشاہزادہ والا - بعد کامرانی سیاحت ہند - ظل عاطفت حضور ممدوح سایہ گستر ولایت انگلنڈ در قریب زمانہ عید سالگرہ مبارک ہوا اور رعایا کو عیدین کی خوشی ایک نصیب ہوئی - پس ہم لوگ در عین وفاداری و عقیدتمندی فدویانہ سے طولعمر و سلامتی و مبارکبادی اعلی حضرت قوی شوکت حضور شہنشاہی ملکہ معظمہ دام اللہ سلطانہ و حضرت شہنشاہ زادہ ولیعہد گردون مہد اعلیٰ حضور پرنس آف ویلز دام اللہ اجلالہ - و حضرت نواب مستطاب معلی القاب نائب السلطنت حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر بالقابہ دام اللہ اقبالہ و حضرت عالی جناب نواب مستطاب معلی القاب حضور انریبل سر ہنری ڈیوس صاحب بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب وغیرہ دام اقبالہ - و جناب میجر صاحب بہادر ممدوح صاحب ضلع ہذا کا اللہ جل علی شانہ تعالی سے درخواست کرتے ہیں کہ یہہ سلسلہ شہنشاہی اعلی حضرت حضور ممدوحہ ابدالآباد تک قایم و برقرار روز افزون مامون و امان باصولت و اقبالمندی عالم و عالمیان پر سلامت باکرامت رہے اور اپنے دیگر مہربان افسران و جناب مسٹر گورا و سلی صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ و کمشنر قسمت انبالہ و رئیسان مہربان کے وجود ذیجود کی سلامتی و خورسندی کے خوشتگار ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ یہہ موقع مبارک ہمیشہ ہمکو در کمال مسرت نصیب ہو - اور آرکین و رئیسان حضرات لودیانہ میں صورت اتفاق و ہمدردی قوم بلکہ بہتری خود دیگانہ پیدا ہو اور یہہ شہر از توجہات عالی جناب میجر صاحب بہادر ممدوح روز بترقی و اعلی مہذب و منجیر و خیر خواہ خلایق حصہ مملکت کا متصور ہو - جو ابتک اُسنے وہ رتبہ مافوق کا حاصل نہیں کیا - از انسبب کہ ارکین لودیانہ کو رفاہ عام و بہبودی خلایق و تہذیب عام و ہمدردی قومی کیطرف کم توجہہ ہے - لیکن اُمید ہے کہ جناب صاحب بہادر ممدوح کی مہربانی و توجہات و اعانت دیگر حکام ضلع سے صورت بہتری پیدا ہو - چنانکہ کثرت وارداتہائی کا حسن انتظام بتوجہہ جناب مسٹر وارٹن صاحب بہادر و مسٹر گ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع لودیانہ سے مفقود ہوا و لیساہی یہہ سلسلہ ظہور پذیر ہووے - خاتمہ رؤسا و حکام حاضرین و رونق بخش جلسہ مبارک کی سلامتی کے خواہشمندی پر بدعا خیر ہو - آمین ثم آمین +

التماس راقم یہہ تقریر یادگار نہایت ادب سے اپنے مہربان و خیرخواہ خلایق جناب میجر صاحب بہادر دام الطافہم کے حضور پرنور السرور سراسر نور میں پیش کرتا ہوں - گر قبول افتد زہے عز و شرف آمین

راقم الداعی احد الحاضرین جلسہ نور محمد قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع جالندھر

اخبارات مُلکی وولایتی

کابل - بدخشان کے حاکم نے امیر شیرخان والی کابل کی خدمت میں ایک مراسلہ اس مضمون کا بھیجا ہے کہ جہاندار شاہ سابق حاکم بدخشان جو چار برس سے غائب ہو گیا تھا دو ہزار سوار لیکر کولاب میں آیا ہے اور بدخشان پر حملہ کرنیکا ارادہ رکھتا ہے +

امیر صاحب کابل نے ایک خط صاحب کمشنر پشاور کے نام اس مضمون کا بھیجا ہے کہ آپ براہ مہربانی بغداد سے دریافت فرماویں کہ سید احمد شاہ بغدادی سید ہے یا نہیں امیر صاحب کابل نے اخوند صاحب سوات کو پیغام بھیجا تھا کہ اپنے بیٹے میاں گل کو ایک ضروری کام کیواسطے کابل میں بھیجو ہمکو اُن سے کچھ مشورہ کرنا ہے اخوند صاحب نے اُسکے جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ کی درخواست میں منظور نہیں کر سکتا اور مجھکو یقین ہے کہ اُسنے آپکے کسی کام کو پوچھا ہوگا کہ میں کروں یا نہ کروں - امیر صاحب کابل نے سورچا خیل اور محمد خیل دونوں گروہ پر پانچ پانچ ہزار روپیہ اس لئے جرمانہ کئے ہیں کہ اُنہوں نے درمیان راستہ کابل اور پشاور کے تجارت کے قافلوں کو لوٹا تھا بعد وصول جرمانہ امیر صاحب وہ روپیہ ان قافلہ والوں کو دینگے جنکا مال و اسباب لٹ گیا ہے - امیر صاحب کابل نے سوداگر

خبر دی ہے کہ راستہ خیبر کا کھل گیا آمد و رفت ہونے لگی تمام بیجا بلا خوف اٹک کابل تک پہنچنے لگے ہیں +

مقدمہ لنڈھورہ ۔ دہلی گزٹ انگریزی مطبوعہ ۲۲ر مئی ۱۸۸۰ء میں درج ہے کہ ۱۸ مئی بجمعرات کے روز مقدمہ دعویدار لنڈھورہ کا ختم ہو گیا مسٹر ڈبلیو ایچ والشوڈ صاحب بہادر جج مرہٹہ نے اپنی رائے میں بعد سماعت دلایل وکلائی کے جنکا مباحثہ ۱۰ - ۴ تاریخ تک برابر رہا مدعا علیہ کی دلیلوں کو نامنظور فرما کر فیصلہ کر دیا اور دفعہ ۱۰ قانون ۱۸۷۷ء کے بموجب مدعی کو اجازت دایر کرنے نالش کے ۱۲ ہزار روپیہ کے اسٹامپ پر دے ۔ اُس روز کچہری میں چرچا تھا کہ بہت جلد نالش ۱۲ ہزار روپیہ کے کاغذ پر دایر کی جاویگی +

حادثہ ۔ اخبار مندرجہ صدر میں مرقوم ہے کہ ۱۰ اپریل سنہ حال کو شہر سالٹ لیک سٹی واقع ملک امریکہ کے چار مختلف میگزینوں واقع آرسنل ہل میں آگ لگی جس میں ۴۰ ٹن وزن بارود جسکے اندازہ سے حساب کے سات سو بیس من ہوئے جل گئے اسکے صدمہ سے ایک بڑا زلزلہ پیدا ہو گیا ۔ عمارتیں شہر کی ٹوٹ گئیں بہت سے آدمی مر گئے ۔ ایک لڑکے نے دیو اس میگزین میں بندوق چھوڑی تھی اُسکے صدمہ سے یہہ حادثہ واقع ہوا جسکے سبب سے آگ لگی +

شراب ۔ اخبار مندرجہ صدر میں تحریر ہے کہ ملک امریکہ کے چند شہروں میں یہہ قانون جاری ہے کہ اگر کوئی شخص شراب پیکر کسیکے جان و مال کا نقصان کرے تو اسکا معاوضہ شراب فروخت کرنیوالے سے لیا جاتا ہے چنانچہ دریں ولا شہر نکورا کے ایک شراب فروش پر ۹ ہزار روپیہ جرمانہ اس سبب سے ہوا کہ اُسنے ایک شخص کو شراب پلائی اور وہ شراب پینے والا بیخودی کے عالم میں برف میں جا پڑا اور اسکے باعث سے اُسکے ہاتھ پیر گل گئے اُس شخص کی بیوہ نے اُس شراب فروش پر نالش کی ۹ ہزار روپیہ سرکار نے اُس سے جرمانہ دلوایا ہمنے

شہزادہ کہتے ہیں کہ شہزادہ ویلز بہادر کے دورہ کرنے کا انتظام جانب آسٹریلیا اور نیوزیلنڈ کے ۱۸۸۱ء میں ہو رہا ہے اُن دوروں سے شہزادہ صاحب کو یہہ فائدہ ہو گا کہ جب وہ تخت نشین ہونگے تو کہہ سکیں گے کہ ہمنے اپنی وسیع سلطنت کی تمام طرفوں کا سفر کر لیا ہے ۔ پس جو واقعات وہاں کے ہونگے وہ سب انکو آئینہ ہو جاوینگے +

نینی تال ۔ دہلی گزٹ انگریزی کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ اس ہفتہ کے شروع سے نینی تال میں ہیضہ پھیل گیا بہت آدمی بازار میں مر گئے ۔ مسیحیوں اور آنیوالوں کو اندیشہ ہو رہا ہے +

بنگالہ ۔ گذشتہ سہ شنبہ کو نبارہ میں جو ہوڑہ سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے ایک جھونپڑے کے جھونپڑے میں ایک عورت سوتی تھی ۔ ایک گینڈا اُسکی گود سے اُسکے لڑکے چار ماہ کو اُٹھا لیگیا

سکہ ۔ بعض سکہ ہائے طلائی سلاطین سابقہ ہند کی قیمت حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے حال میں کلکتہ میں اکبر شاہ کی مہر ۹۵ روپیہ پر اور شاہ عالم کی مہر للعہ ۲۵ سے ۳۰ روپیہ تک فروخت ہوئیں +

سرمایہ یادگار جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر بڑھتا جاتا ہے از انجملہ مہاراجہ نرندر کرشن بہادر و راجہ جوتیندر موہن بہادر و بابو دگمبر متر سی ایس آئی اور کنور گریش چندر سنگھ نے ہزار ہزار روپیہ اس عمدہ کام کیواسطے چندہ میں دیا ہے +

کلکتہ میں بروز شنبہ ایک عام جلسہ اس غرض سے ہو گا کہ اخراجات قحط بنگالہ کی بابت تحقیقات کیجاوے +

اُس ہفتہ میں جو ۱۵ ماہ حال کو ختم ہوا کلکتہ میں ۲۴۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں جو بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے ۱۹ اموات زائد تھیں ۔ جس حساب سے ہزار آدمیوں میں ایک سال میں ۳۶ فی آدمی سے کچھہ اوپر مرے +

خطاب ۔ جناب ملکہ معظمہ نے گورنران مدراس و بمبئی کو جی سی ایس آئی کے خطابات مرحمت فرمائے ہیں +

فصل ۔ ممالک متوسط سے جو رپورٹ کہ حال میں بابت فصل اور پیداوار غلہ کے موصول ہوئی اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کے چھہ اضلاع میں چوپایوں کے درمیان بیماری پھیل رہی ہے

ممالک مغربی و شمالی میں جو شراب کہ انگریزی شراب کے موافق تیار کیجاتی ہے اُس پر سرکاری محصول بڑھہ گیا یعنے ۴ شلنگ فی گیلن لیا جاتا تھا اب للعہ دینا ہو گا +

خام خیالی ۔ علاقہ سنگاپور شرقی جزایر میں جہاں کچھہ عرصہ ہوا فساد برپا ہو گیا اور کچھہ سرکاری آدمی بھی مارے گئے تھے اُن کے سروں کی تلاش کیجاتی ہے اور یہہ اعلان دیا گیا ہے جو کوئی ایک سر کسی قسم کا یعنے خواہ چھوٹا خواہ بڑا لاویگا اُسکو مبلغ اسی روپیہ انعام کے دیئے جاوینگے ۔ سو وہاں کے لوگ اپنی جہالت کے سبب سے خائف ہو گئے ہیں کہ رات کو کوئی ملازم یا ملاح باہر نہیں نکلتا ہے کیونکہ وہاں یہہ مشہور ہو گیا ہے کہ انگریز آدمیوں کے سر کا بلدان کرتی ہے +

غنیمت ہے کہ پادری گرگلیسن صاحب کے واعظ و نصیحت کے اثر سے سات ہزار پانسو فوجی گوروں نے جن میں افسر وغیرہ بھی شامل ہیں شراب نوشی سے توبہ کی +

لودیانہ

ہفتہ ہذا میں ہفتہ گذشتہ سے زیادہ گرمی پڑی اور لو کا بھی بڑا زور رہا اسی سبب سے شہر میں ہیضہ کی بیماری تھی بباعث ایام گرما حسب دستور ایک ماہ کی مشن اسکول میں اور ۲۲ یوم کی گورنمنٹ سکول میں تعطیل ہو گئی +

مجمع مشن لودیانہ کو نہ صرف روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے اور دیہات میں خدا کا کلام عمدہ طور سے سُنایا جاتا ہے اُمید ہے کہ بہت سے گاؤں میں جلد اُسکے جلال کی روشنی پھیلیگی +

رپورٹ ماہواری مجمع مبشر لودیانہ

بابت ماہ مئی [illegible]

خداوند رحیم کے فضل وکرم سے آج تک مجمع کا کام بخوبی جاری ہی گذشتہ مہینے میں جنبہ وملتان ور رجپوتانہ کے بھائیوں کی طرف سے جو خطوط آئے اُنسے یہہ ظاہر ہوا کہ رجپوتانہ کے بھائیوں نے مجمع مبشر پنجاب کے مجمع عام کے فیصلے کے بموجب (یعنے مجمع مبشر پنجاب صرف لاہور کے لئے ہی) اپنے تئیں مجمع مذکور سے جدا کر لیا۔ اب انکا ارادہ ہی کہ مجمع مبشر لودیانہ سے ملکر کام کریں۔ جنبہ سے جو خط آیا اُس سے معلوم ہوا کہ وہانکے بھائی اُسکی غرض سے واقف نہیں ہیں لہذا مختصر لکھا جاتا ہی۔ مجمع مبشر لودیانہ کا یہہ مطلب نہیں ہی کہ اور سب اسٹیشن اُسکے برنچ کہلاویں اور لودیانہ کا مجمع صدر کی مانند حکومت کرے۔ ہرگز نہیں بلکہ مجمع مبشر لودیانہ کی خاص غرض یہہ ہی کہ محبت اور یگانگت کے بڑھانیکے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں اور جملہ کارروائی مجمع کل ممبرونکی صلاح سے ہوا کرے اور ہر ایک اسٹیشن کے بھائیونکی ماہواری رپورٹ نور افشاں میں بھائیونکی تسلی کے لئے شایع ہوا کرے۔ جناب منشی حسن علی سفیر صاحب کے خط سے جو اُنہوں نے نصیرآباد سے لکھا تھا بھائیونکو نہایت تسلی ہوئی منشی صاحب موصوف نے بعد نصیحت آمیز کلمات کے نہایت جوش کے ساتھ یہہ ارقام فرمایا کہ میں جان ومال سے اس کار خیر میں مدد دینے کو طیار ہوں۔ منشی صاحب موصوف کے خط کا ہر ایک فقرہ سچی محبت سے بھرا ہوا تھا ہم لوگ خداوند سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمارا پیارا بھائی ہمیشہ تک اُنکا مددگار رہے آمین ✦

لودیانہ۔ گذشتہ مہینے میں جو جو کام خداوند کے جلال کے لئے یہاں ہوئے مختصر اُنکا بیان یوں ہی ✦

یکم مئی موضع رامگڑہ میں گئے تو دیکھا کہ گاؤں میں بہت لوگ جمع ہیں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زمیندار مر گیا ہی اُسکی تعزیت کی رسمی کے لئے جمع ہوئے ہیں پس اُنکے ساتھہ مسیح کی موت کی بابت گفتگو بہر رنگ ہوئی اور تمام لوگ غور سے سنتے رہے ✦

۹ مئی کو موضع رجپورہ میں کلام سنایا وہانکے لوگ کم متوجہ ہوئے خداوند اُنکے دلوں کو نرم کرے ✦

۱۱ مئی کو موضع جوبدی میں کلام سنایا وہاں پر بہت لوگ اکٹھے تھے کیونکہ ایک لڑکا مر گیا تھا اُسکی تجہیز وتکفین کے لئے جمع تھے اُن سبھوں نے بہت اچھی طرح سے سنا ✦

۱۵ مئی کو موضع پھلاں والی میں جاکر منادی کی لوگ اچھی طرح سے سنتے رہے خاصکر اسبات کو ظاہر کیا کہ مسیح کون ہی ✦

۱۸ کو موضع گیاس پورہ میں منادی کی ✦

۲۲ مئی کو موضع مہربان میں جاکر کلام سنایا لوگ نہایت خوشی سے سنتے رہے خداوند اُن لوگوں پر اپنی برکت نازل کرے ✦

۲۷ کو موضع رامگڑہ میں جاکر منادی کی خدا کے فضل سے دو خاندان وہاں متلاشی ہیں خداوند اُنکو اپنے پاک روح سے ہدایت کرے تاکہ وہ دلیر ہوکر اپنے منجی کے نام سے اقرار کریں ✦

۳۱ مئی کو موضع جیبوال میں منادی کی یہاں پر بعض لوگ متوجہ ہوکر سنتے رہے۔ گذشتہ مہینے میں ایک بیوہ دہلی سے آئی تھی جو بے شک لایق مدد کے تھی چنانچہ اُس کی اسقدر مدد کی گئی کہ وہ امرتسر پہنچ جاوے ✦

ہم نہایت خوشی سے بھائیونکو مطلع کرتے ہیں کہ جناب پادری ویری صاحب مجمع مبشر لودیانہ کے پیٹرن (یعنے صلاح کار) مقرر ہوئے ✦

غرض کہ اُسکے بندے تاثیر بخشنے والی کلام کو بکوشش دلی غیر قوموں تک پہونچانے میں نہایت سرگرم ہیں خداوند جو تمام نعمتوں کا دینے والا ہی اپنے بندونکی کمرونکو زیادہ مضبوطی سے کسے تاکہ وہ تھک نہ جاویں بلکہ تجھسے زور پاکر نہایت دلیری سے تیرا جلال ظاہر کرنے میں مشغول رہیں آمین

راقم اشرف علی سکرٹری مجمع مبشر لودیانہ

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

۲۲ مئی [illegible]

شیخ عبد الرسول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی سے ضلع کرنال کو تبدیل ہوئے ✦

پنڈت سورج کول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انچارج ماتحت قسمت راجنپور ضلع ڈیرہ غازیخان نے دس مئی کو اپنی خدمت پر واپس آنیکی رپورٹ کی اُنکی چھٹی اعلانی نمبر ۳۷۴ مورخہ ۱۵ اپریل کا غیر منقضی حصہ منسوخ ہوگیا ✦

اسسٹنٹ سرجن رمضان بخش جو میو ہسپتال لاہور میں جنرل ڈیوٹی پر تھے ہیضے کے علاج کے لئے گوہ مری کو بھیجے گئے ہیں چاہئے کہ وہاں کے سول سرجن کو بمقام کوہ مری ہیضے کا علاج کرنیکے لئے پہونچ جانیکی اطلاع دیں ✦

بحوالہ اعلان ۱۹۶ مورخہ ۲۴ فروری سنہ حال چیف کورٹ پنجاب دیوی دیال آنریری مجسٹریٹ کانگڑہ ضلع گوجرانوالہ اُس حیثیت کے اختیار کرنیکی تاریخ سے پھر آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ✦

مسٹر الف ڈی او بلک صاحب جج عدالت خفیفہ لاہور کے جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہوئے ✦

مسٹر بلک نے ابرٹس صاحب سے تیسرے پہر کو لاہور میں اپنی خدمت کا چارج لیا ✦

مسٹر جی ای رو صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۲ مارچ کو تیسرے پہر سے بھروہی کی عدالت خفیفہ کے جج مقرر ہوئے ✦

سردار علی قایم مقام تحصیلدار جگراؤں ضلع لودیانہ کو بموجب دفعہ ۳۰ قانون ضابطہ فوجداری کے مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات مرحمت ہوئے اور بموجب دفعہ ۵ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۵ء دیوانی میں ۳۰۰ روپیہ کے دعوے فیصل کرنیکے اختیارات مفوض ہوئے یہہ اختیارات اُنکو قایم مقامی تحصیلداری تک عطا ہونگے ✦